## سوال

(160)بچے کی نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بچہ اپنی پیدائش کے دو تین گھنٹے بعد فوت ہوگیا، لوگ امام مسجد کے پاس گئے تاکہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے تو امام صاحب فرمانے لگے کہ نماز جنازہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اس کے لیے دعائے خیر کرلینا۔ لوگوں نے بچے کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کردیا، عوام الناس میں طرح طرح کی چہ مگوئیاں ہورہی ہیں۔ کیا امام صاحب کا طرز عمل درست تھا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ بچہ جو زندہ پیدا ہوا ہو اُس کی نماز جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ بلکہ وہ بچہ جس میں روح پھونکی جا چکی ہو اگر وہ مردہ پیدا ہو تو اس کی بھی نماز جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الراکب یسیر خلف الجنازة والماشی یمشی خلفها وامامها وعن یمینها وعن یسارها قریبا منها والسقط یصلی علیه ویدعی لوالدیه بالمغفرة والرحمة) (ابوداود، الجنائز، المشی امام الجناز، ح: 3180، نسائی، ح: 1942)

''سوار جنازہ کے پیچھے چلے، جب کہ پیدل آگے، پیچھے اور دائیں بائیں اس کے قریب چلیں اور سقط (ناتمام بچہ) پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔''

ایک حدیث میں (والطفل یصلی علیه) (بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے) کے الفاظ ہیں۔ (ترمذي، الجنائز، ما جاء فی الصلاة علی الاطفال، ح: 1031)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقا روایت کیا ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(یقرأ علی الطفل بفاتحة الکتاب ویقول: اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا واجرا) (بخاري، الجنائز، قراءة فاتحة الکتاب علی الجنازة)

''بچے کی نماز جنازہ میں پہلے سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے (جیسے بڑوں کے لیے پڑھی جاتی ہے) اور پھر یہ دعا اللهم۔۔۔۔ واجرا پڑھی جائے (جس کا ترجمہ یہ ہے) "یا اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے آگے چلنے والا، پیش رو (میرِ سامان) اور باعث اجر بنا۔''

اس روایت سے بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

ملحوظہ : سلف اس مال کو کہتے ہیں جو آدمی فائدے کے لیے آگے بھیجتا ہے اور فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو لشکر سے آگے جا کر اُس کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے، تو گویا جو بچے فوت ہو جاتے ہیں وہ اپنے والدین کے نفع بخش مال کی طرح ہوتے ہیں جو اُن کے آگے جاتا ہے نیز وہ اپنے والدین کے لیے اس بات کا سبب بنتے ہیں کہ انہیں راحت و نجات حاصل ہو نیز بچے کی وفات پر اس کے والدین صبر کرتے ہیں تو انہیں اجر ملتا ہے حتیٰ کہ باقی لوگوں کو حکم ہے کہ وہ اس بچے کے والدین کے لیے بھی رحمت و مغفرت کی دعا کریں جیسا کہ اوپر حدیث میں گزرا۔

البتہ یہ بات واضح رہے کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے فرض و واجب نہیں کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

"مات ابراھیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثمانیۃ عشر شھرا فلم یصل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداؤد، الجنائز، فی الصلاۃ علی الطفل، ح: 3187)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم نے ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پائی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ افکارِ اسلامی

## نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 406

## محدث فتویٰ